© rasailojaraid.com

سگریٹ نوشی---خودسوزی ہی نہیں خودکشی!

ورلڈ بنک کی ایک تازہ رپورٹ میں جو ۱۹۹۹ء کے حالات کے جائزے پر مشتمل ہے یہ وحشت ناک حقائق دنیا کے سامنے پیش کیے گئے ہیں کہ جنوبی ایشیا میں ۱۹۹۹ء میں ۱۷۵ ارب سگریٹ کام و دہن کو دھواں دار کرنے کا باعث ہوئے لیکن پاکستان، اس علاقے کی آبادی کا صرف دس فی صد ہونے کے باوجود، سگریٹ نوشی میں ۳۲ فی صد حصہ بٹانے والا ملک ہے۔ (دی ڈیلی ٹائمز، ۲۵ دسمبر ۲۰۰۲ء)۔ ۱۵ سال کی عمر سے بڑے افراد کا تناسب اگر نکالا جائے تو اگرچہ علاقے کا اوسط ۱۰ پیک فی کس ہے لیکن پاکستان میں ۳۰ پیک فی کس سے متجاوز ہے۔ تپ دق اور سرطان جیسے موذی مرض اس کا عطیہ ہیں۔ پورے علاقے میں سگریٹ سے پیدا ہونے والے امراض میں ہر سال خطرناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ مردوں میں اس کا استعمال اور سگریٹ نوشی پر مبنی امراض سے اموات کا تناسب عورتوں سے کہیں زیادہ ہے۔ اس تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ سگریٹ نوشی کے فروغ میں سب سے اہم کردار سگریٹ کے اشتہارات کا ہے۔ بھارت نے ان پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے لیکن پاکستان میں اس کی کوئی فکر نہیں۔ اور ذرا سی آمدنی (ریونیو) کے لیے سگریٹ سے خودسوزی کی بلا کو پروان چڑھایا جا رہا ہے جو قومی خودکشی کے مترادف ہے۔ پاکستان ٹوبیکو کمپنی نے اپنے طور پر اشتہارات پر کچھ پابندیاں عائد کر کے اچھا اقدام کیا ہے مگر اسے بھی پبلسٹی کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ملک کی نئی جمہوری حکومت کو خودسوزی کے اس عمل کو لگام دینے کے لیے جلد موثر تدابیر اختیار کرنا چاہییں۔

سمع و بصر کی ویب سائٹ www.sb.com.pk پر خرم مراد اور دیگر کے درس و تقاریر اور www.taqreer.com.pk پر جامع منصورہ، لاہور کا خطاب جمعہ سنیے۔

© rasailojaraid.com